

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

سیرت نگاری میں تاریخی تنقید کا منہج:

روایتی محدثانہ اسلوب اور معاصر استشراتی طریقہ کار کا تقابلی مطالعہ

The Methodology of Historical Criticism in Sīrah Writing:
A Comparative Study of the Traditional Muḥaddithūn Approach and the
Contemporary Orientalist Framework

Dr. Hafiz Muhammad Ramzan

Associate Professor,
Govt. Ambala Graduate College, Sargodha
hafizramzan3@gmail.com

Abstract

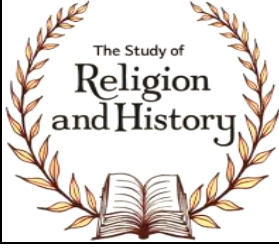
This article presents a comparative analysis of two fundamental approaches to historical criticism in the research and compilation of the Prophetic Sīrah (peace be upon him): on one hand, the traditional muḥaddithūn methodology, which is based on the science of *Asmā' al-Rijāl* (biographical evaluation of narrators), *Jarḥ wa Ta'dīl* (criticism and validation), and the authentication of chains of transmission (*isnād*); on the other hand, the contemporary Orientalist approach, which employs the tools of historical criticism, intertextual analysis, and social anthropology. The article compares the theoretical foundations, historical evolution, research methods, and outcomes of these two methodologies, demonstrating that the traditional muḥaddithūn approach is not only more coherent in its internal consistency but also offers more reliable criteria for authenticating sīrah sources than contemporary methodologies. Instances of dialogue between the two approaches are also highlighted in certain contexts.

Keywords: Sīrah Literature, *Jarḥ wa Ta'dīl*, Historical Criticism, Orientalism, *Asmā' al-Rijāl*, Sources of Sīrah, Traditional Methodology, Form Criticism

نوعیت کی مسئلے اور تمہید ا۔

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ صدیوں سے مسلم علمی روایت کا مرکزی موضوع رہا ہے۔ تاہم انیسویں صدی عیسوی کے اواخر سے یورپی اسکالرشپ نے اسلامی تاریخ اور سیرت کے مطالعے میں ایک نئی منہجیاتی بحث کو جنم دیا جسے عموماً 'تاریخی تنقید' (Historical Criticism) کہا جاتا ہے۔ اس بحث نے مسلم علمی دنیا کو اپنے روایتی محدثانہ منہج کے دفاع اور تجدید تحقیق پر مجبور کیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ دو منہج بنیادی طور پر متضاد ہیں یا ان کے درمیان کسی علمی مکالمے کی گنجائش موجود ہے؟ اور کیا روایتی محدثانہ منہج کو 'غیر سائنسی' قرار دینا علمی انصاف ہے؟ یہ مقالہ انہی سوالات کا جواب دیتا ہے۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

۲۔ روایتی محدثانہ سیرت نگاری: تاریخی پس منظر اور نظری مہابی

۱۔۲ اولین سیرت نگاری کا آغاز

سیرتِ نبوی کی روایتی تدوین کا آغاز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد سے ہوا جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور غزوات کو زبانی و تحریری طور پر محفوظ کیا۔ ابن اسحاق (متوفی ۱۵۰ھ) کی 'سیرۃ رسول اللہ' جو ابن ہشام (متوفی ۲۱۸ھ) کی تہذیب کے ذریعے ہم تک پہنچی، روایتی سیرت نگاری کی پہلی منظم کاوش تصور کی جاتی ہے۔

قال ابن ہشام: وتوارک أنا ذکر ما ذکرہ ابن إسحاق فی هذا الكتاب مما ليس لرسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ذكر ولا نزل فيه من القرآن شيء وليس تفسيراً ولا شاهداً على أمر وما يشين بعض الناس ذكره.¹

اردو ترجمہ: ابن ہشام نے کہا: میں اس کتاب میں ابن اسحاق کا ذکر کردہ وہ مواد حذف کرتا ہوں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں، اور نہ اس کے بارے میں کوئی قرآنی آیت نازل ہوئی ہے، نہ وہ تفسیر ہے اور نہ کسی معاملے کا گواہ، اور جو بعض لوگوں کی عزت کو نقصان پہنچائے۔

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ روایتی سیرت نگاروں میں ابتداء سے ہی ناقدانہ شعور موجود تھا۔ ابن ہشام کا یہ اصول درحقیقت ایک منہجیاتی ضابطہ ہے جو مواد کے انتخاب میں دینی و اخلاقی معیارات کو بنیادی کسوٹی قرار دیتا ہے۔

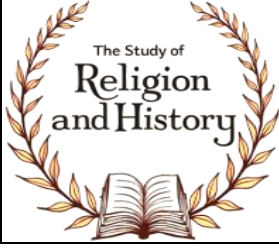
۲۔۲ علم جرح و تعدیل: روایتی منہج کا مرکزی ستون

روایتی محدثانہ منہج کی سب سے ممتاز خصوصیت علم جرح و تعدیل ہے جو راویانِ حدیث کی عدالت، ضبط، اتصالِ سند اور انقطاعِ سند کا باریک بینی سے جائزہ لیتا ہے۔ امام یحییٰ بن معین (متوفی ۲۴۳ھ)، امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) اور امام ابو حاتم الرازی (متوفی ۲۴۷ھ) اس علم کے امام تصور کیے جاتے ہیں۔

قال ابن حجر العسقلاني: ولا يثبت الجرح إلا مفسراً؛ ذلك أن أسباب الجرح تختلف، فربّ شيء يكون جرحاً عند واحد ولا يكون جرحاً عند غيره، فاشتراطوا التفسير لينظر هل هو قاذح أو لا.²

¹ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق: عمر عبد السلام تدمری، دار الکتب العربی، بیروت، ۱۹۹۰ء، ج ۱، ص ۴

² ابن حجر عسقلانی، نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، تحقیق: نور الدین عمر، مطبعۃ الصباح، دمشق، ۱۴۱۴ھ، ص ۱۱۹



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اردو ترجمہ: ابن حجر عسقلانی نے کہا: جرح اسی صورت میں ثابت ہوتی ہے جب اس کی وجہ بیان کی گئی ہو، کیونکہ جرح کے اسباب مختلف ہوتے ہیں؛ ممکن ہے کہ کوئی چیز ایک محدث کے نزدیک جرح ہو اور دوسرے کے نزدیک نہ ہو، اس لیے وجہ بیان کرنا شرط قرار دیا گیا تاکہ دیکھا جاسکے کہ وہ قارح ہے یا نہیں۔ یہ اقتباس اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ روایتی محدثین نے محض تعصب یا تقلید کی بنیاد پر روایات قبول یا رد نہیں کیں بلکہ ان کے ہاں جرح کے لیے مدلل و مفسر بیان علت لازمی تھا۔ یہ اصول در حقیقت جدید تاریخی تنقید کے 'External Criticism' کے اصول سے قریب تر ہے۔

۲۔ امام شافعی اور منہج روایت

قال الشافعي: لا تقوم الحجة بخبر الخاصة حتى يجمع أموراً: أن يكون من حدّث به ثقةً في دينه، معروفاً بالصدق في حديثه، عاقلاً لما يحدث، عالماً بما يحيل معاني الحديث، أن يكون ممن يحدث بالحديث على لفظه لا على معناه.³

اردو ترجمہ: امام شافعی نے کہا: خبر خاص سے حجت اس وقت تک قائم نہیں ہوتی جب تک چند امور جمع نہ ہوں: روایت کرنے والا دین میں ثقہ ہو، اپنی بات میں صادق المقال مشہور ہو، جو روایت کرے اسے عقل سے سمجھے، حدیث کے معانی کو بدلنے والی باتوں سے واقف ہو، اور ان لوگوں میں سے ہو جو حدیث کو اس کے الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہیں نہ کہ محض معنی کے ساتھ۔

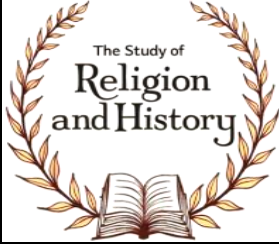
امام شافعی کا یہ اصولی بیان در حقیقت وہ معیارات متعین کرتا ہے جنہیں جدید تاریخ نگاری میں 'Source Criticism' یا 'Reliability Criteria' کہا جاتا ہے۔ یہاں دینی دیانت، قوتِ حفظ، فہمِ متن اور نقلِ الفاظ کی درستگی سب ایک مربوط منہج کا حصہ ہیں۔

۳۔ معاصر استشراقی منہج: تاریخی پس منظر اور اساسیات

۱۔ استشراق اور اسلامی تاریخ نگاری

یورپی استشراق نے سترھویں صدی سے قرآن اور سیرتِ نبوی کو تاریخی تنقید کی روشنی میں دیکھنا شروع کیا۔ گوستاو ویل (Gustav Weil, 1808-1889) اور ولیم میور (Sir William Muir, 1819-1905) نے سیرت کی اولین مستشرقانہ تحقیقات پیش کیں۔ بیسویں صدی میں جوزف شاخت (Joseph Schacht)، گولڈزیہر

³ امام محمد بن ادریس الشافعی، الرسالة، تحقیق: احمد محمد شاكر، مكتبة الحلبي، قاہرہ، ۱۳۵۸ھ، ص ۳۶۹-۳۷۰



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

(Ignaz Goldziher) اور مونٹگمری واٹ (W. Montgomery Watt) نے اس منہج کو مزید منظم شکل دی۔ گولڈزیہر کے بقول احادیث نبوی کا ایک بڑا حصہ درحقیقت پہلی اور دوسری صدی ہجری میں اسلام کے مذہبی، تاریخی اور سماجی ارتقاء کی پیداوار ہے۔⁴

گولڈزیہر کا یہ موقف مسلم محدثین کے لیے قابل قبول نہیں کیونکہ یہ روایات کو تاریخی و سماجی عوامل کی پیداوار قرار دے کر ان کی نبوی اصالت سے انکار کرتا ہے۔ یہ اختلاف محض منہجیاتی نہیں بلکہ بنیادی نظریاتی ہے۔

۳-۲ واٹ کا سیرت نگاری میں مقام اور منہج

مونٹگمری واٹ نے اپنی دو کتابوں (1953) Muhammad at Mecca اور Muhammad at Medina (1956) میں نسبتاً متوازن انداز اختیار کیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی 'عظمت' تسلیم کرتے ہوئے بھی روایتی بیانیوں کو تاریخی تنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی۔

'If we are to understand Muhammad, we must try to see things as he saw them. He was not simply a political genius, but a man who responded to religious and moral needs of his people.'⁵

اردو ترجمہ: واٹ نے لکھا: اگر ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں چیزوں کو ویسے دیکھنا ہوگا جیسے انہوں نے دیکھیں۔ وہ محض ایک سیاسی عبقری نہیں تھے بلکہ ایک ایسے انسان تھے جنہوں نے اپنی قوم کی مذہبی اور اخلاقی ضروریات کا جواب دیا۔

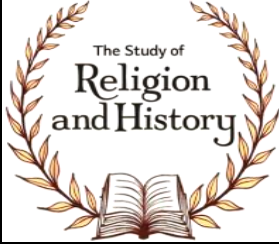
واٹ کا یہ اعتراف قابل ذکر ہے لیکن یہ بھی قابل توجہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک 'عظیم انسان' کے طور پر تو دیکھتے ہیں مگر وحی کی واقعیت کو 'نفسیاتی تجربے' تک محدود کر دیتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی نقطہ اختلاف ہے جہاں روایتی منہج اور استشراتی منہج میں ناقابل تجاوز خلیج واقع ہوتی ہے۔

۳-۳ پیٹرسن، شاخت اور سند کا سوال

جوزف شاخت (Joseph Schacht, 1902-1969) نے اپنی کتاب 'The Origins of Muhammadan Jurisprudence' (1950) میں یہ نظریہ پیش کیا کہ اسناد کو بعد میں راویوں تک 'پیچھے' کی

⁴ Ignaz Goldziher, Muhammedanische Studien, Vol. 2, Halle, 1890, p. 18;

⁵ W. Montgomery Watt, Muhammad: Prophet and Statesman, Oxford University Press, 1961, p. 234



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

طرف (Backward Projection) 'منسوب کیا گیا۔ اس نظریے کو 'Projecting Back' یا 'Isnad Forgery' Theory' کہا جاتا ہے۔

Schacht argued: 'The more perfect the isnad, the later the tradition. A perfect isnad reaching back to the Prophet himself is in fact an indication that the tradition is a late forgery.'⁶

اردو ترجمہ: شناخت نے دلیل دی: سند جتنی زیادہ مکمل ہوگی روایت اتنی ہی متاخر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے والی مکمل سند درحقیقت اس بات کی علامت ہے کہ یہ روایت بعد میں گھڑی گئی ہے۔ شناخت کا یہ استدلال منطقی لحاظ سے قابل تردید ہے کیونکہ یہ اسناد کی مضبوطی کو ہی اس کی جعلی ہونے کی دلیل بنا دیتا ہے جو ایک مغالطہ منطقی (Circular Reasoning) ہے۔ روایتی محدثین کے نزدیک یہ بالکل الٹی بات ہے: جتنی مکمل اور متصل سند، اتنی ہی زیادہ معتبر روایت۔

۴۔ دونوں مناج کا تقابلی جائزہ: اشتراک، اختلاف اور تعارض
۱۔ نقاط اشتراک

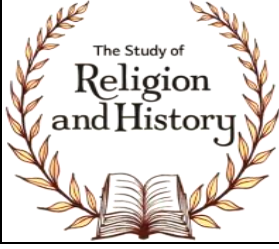
دونوں مناج کے درمیان چند نقاط اشتراک بھی قابل توجہ ہیں:

اول: دونوں مناج مصادر کے تنقیدی جائزے پر زور دیتے ہیں۔ روایتی محدثین اسماء الرجال کے ذریعے راوی کی قابل اعتماد ہونے کا جائزہ لیتے ہیں، جبکہ جدید تاریخ داں 'Source Criticism' کے ذریعے۔
دوم: دونوں متن روایت (Text) اور اس کے حوالہ جات (References) کی جانچ کو ضروری سمجھتے ہیں۔
سوم: دونوں تاریخی سیاق و سباق کو سمجھنے کی اہمیت پر متفق ہیں، اگرچہ 'تاریخی سیاق' کی تعریف میں فرق ہے۔

۴۔ ۳ اسنادی منہج بمقابلہ Form Criticism

استثنائی طریقہ کار میں 'Form Criticism' ایک اہم اوزار ہے جو بائبل کے مطالعے سے مستعار لیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ جاننا ہے کہ کوئی روایت کس 'ادبی شکل' (Literary Form) میں ہے اور وہ شکل کس قسم کی تاریخی صورتحال (Sitz im Leben) سے جنم لیتی ہے۔

⁶ : Joseph Schacht, The Origins of Muhammadan Jurisprudence, Oxford University Press, 1950, p.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

روایتی محدثین کے نزدیک یہ طریقہ کار اس لیے ناقابل قبول ہے کیونکہ یہ بائبل کے مخصوص تاریخی مسائل سے اخذ کردہ ہے اور اس کا اطلاق قرآن و حدیث پر کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ قرآن کا اپنا مستقل اسلوب ہے اور احادیث کے مجموعے بائبل کی طرح 'anonymous' نہیں بلکہ کثیر الاسناد مسلسل سلسلے ہیں۔

قال الدكتور مصطفى السباعي: إن منهج المستشرقين في دراسة الحديث النبوي يقوم على أساس فاسد، وهو المقارنة بين نصوص الكتاب المقدس وبين الحديث النبوي، وهذا قياس مع الفارق؛ لأن أسانيد الحديث لا نظير لها في تاريخ الأدب الديني كله.⁷

اردو ترجمہ: ڈاکٹر مصطفی السباعی نے کہا: حدیث نبوی کے مطالعے میں مستشرقین کا منہج ایک فاسد بنیاد پر قائم ہے، اور وہ ہے بائبل کے متون اور حدیث نبوی کے درمیان قیاس کرنا، جو کہ قیاس مع الفارق ہے؛ کیونکہ حدیث کی اسناد کا تمام تاریخ ادب دینی میں کوئی نظیر نہیں۔

سباعی کا یہ نکتہ علمی لحاظ سے انتہائی وزنی ہے۔ تاریخ علمی میں حدیث نبوی کا وہ منظم، کثیر الاسناد اور ہمہ جانب نقد و جرح کا نظام کسی بھی دوسری تہذیب کی مذہبی روایت میں نہیں پایا جاتا۔

۵۔ استشراتی منہج کی داخلی کمزوریاں: مسلم علماء کا ردِ عمل

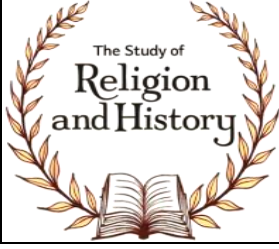
۱۔ ایڈورڈ سعید اور اینٹلزم کی داخلی تنقید

دلچسپ بات یہ ہے کہ استشراق کی سب سے اثر انگیز تنقید خود مغربی اکادمی کے اندر سے آئی۔ ایڈورڈ سعید (Edward Said, 1935-2003) نے اپنی مشہور کتاب (1978) 'Orientalism' میں ثابت کیا کہ مغربی استشراق محض علمی منصوبہ نہیں بلکہ ایک سیاسی و نظریاتی منصوبہ ہے جو مشرق کو 'دوسرے' (The Other) کے طور پر تشکیل دیتا ہے۔

Said wrote: 'Orientalism is a style of thought based upon an ontological and epistemological distinction made between the Orient and the Occident... The Orient was almost a European invention, and had been since antiquity a place of romance, exotic beings, haunting memories and landscapes.'⁸

⁷ مصطفی السباعی، السنۃ ومکاتبتھا فی التشریع الاسلامی، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۲ء، ص ۳۰۸

⁸ Edward Said, Orientalism, Pantheon Books, New York, 1978, p. 1



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اردو ترجمہ: سعید نے لکھا: اورینٹلزم ایک طرزِ فکر ہے جو مشرق اور مغرب کے درمیان ایک وجودی اور معرفتی امتیاز پر قائم ہے... مشرق تقریباً ایک یورپی ایجاد تھا اور قدیم زمانے سے ایک رومانوی، پرتلاطم یادوں اور مناظر کی سرزمین رہا ہے۔

سعید کی اس تنقید نے مستشرقین کے 'غیر جانبدار علمی' ہونے کے دعوے کو سخت چیلنج کیا۔ جب خود مغربی اکادمی نے تسلیم کیا کہ استشراتی تحقیق نوآبادیاتی مفادات سے الگ نہیں، تو اس کے منہجی اعتراضات کو بھی اسی تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔

۲-۵ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی کا ردِ شاخت

ہندوستانی نژاد برطانوی محقق ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی (1930-2017) نے اپنی کتاب 'On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence' (1985) میں شاخت کے نظریات کی تفصیلی علمی تردید پیش کی۔ انہوں نے شاخت کے استدلال میں بنیادی منطقی مغالطوں کی نشاندہی کی اور ثابت کیا کہ ابتدائی اسناد کے بارے میں شاخت کے دعوے تاریخی شواہد سے متصادم ہیں۔

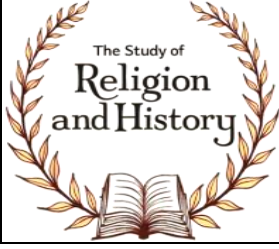
قال الأعظمي: إن شاخت يدعي أن الإسناد اخترع في القرن الثاني الهجري، ولكن الأدلة التاريخية والمخطوطات تثبت وجود الإسناد منذ عهد الصحابة رضي الله عنهم، مما يجعل نظريته مجرد افتراض لا أساس له من الصحة.⁹

اردو ترجمہ: اعظمی نے کہا: شاخت کا دعویٰ ہے کہ سند دوسری صدی ہجری میں ایجاد کی گئی، لیکن تاریخی دلائل اور مخطوطات ثابت کرتے ہیں کہ سند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے موجود تھی، جس سے اس کا نظریہ محض ایک بے دلیل قیاس ثابت ہوتا ہے۔

اعظمی صاحب کا یہ ردِ عمل اس لیے اہم ہے کہ انہوں نے جدید مغربی علمی اسلوب ہی میں رہتے ہوئے شاخت کو چیلنج کیا۔ ان کا کام اس بات کا ثبوت ہے کہ روایتی مصادر کی علمی دفاع مغربی اکادمی کی زبان میں بھی ممکن ہے۔

۶۔ روایتی علماء کا منہج سیرت: مزید مصادر سے شواہد

⁹ . M. Azami, On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence, Islamic Texts Society, Cambridge, 1985, p. 5



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

۱-۶ امام بخاری کا منہج انتخاب

قال البخاري: ما أدخلت في كتابي الجامع إلا ما صح، وتركت من الصحاح لحال الطول.¹⁰
اردو ترجمہ: امام بخاری نے کہا: میں نے اپنی کتاب الجامع میں صرف وہی روایات شامل کی ہیں جو صحیح ہیں،
اور طوالت کی وجہ سے بہت سی صحیح روایات کو بھی چھوڑ دیا۔

یہ قول امام بخاری کے انتہائی سخت انتخابی معیار کا ثبوت ہے۔ جدید تاریخ نگاری میں جو 'Selectivity'
'Principle' استعمال ہوتا ہے، محدثین اسے صدیوں پہلے سے برت رہے تھے، مگر ان کا معیار انتخاب مختلف تھا۔

۲-۶ ابن خلدون: تاریخ نگاری میں تنقیدی شعور

قال ابن خلدون: اعلم أن فن التاريخ فن عزيز المذهب، جمّ الفوائد، شريف الغاية؛ إذ هو يوقفنا على
أحوال الماضين من الأمم في أخلاقهم، والأنبياء في سيرهم، والملوك في دولهم وسياستهم. غير أن
مناهج الروايات فيه والتمحيص لصحتها وعللها ووجوه الخطأ فيها أمر لا يفهم به كثير من الناس.¹¹
اردو ترجمہ: ابن خلدون نے کہا: جان لو کہ علم تاریخ ایک نادر و اعلیٰ فن ہے، بڑا فوائد آمیز، اور عظیم
المقصد؛ کیونکہ یہ ہمیں گزری ہوئی اقوام کے احوال، ان کے اخلاق، انبیاء کی سیروں، اور بادشاہوں کی حکومت و
سیاست سے آگاہ کرتا ہے۔ تاہم روایات کے مناج، ان کی صحت و علل کی جانچ پرکھ، اور ان میں غلطیوں کے وجوہ
—یہ ایسے کام ہیں جن کا بیشتر لوگ حق ادا نہیں کر سکتے۔

ابن خلدون کی یہ عبارت ثابت کرتی ہے کہ تاریخی تنقید کا شعور مسلم علمی روایت میں چودھویں صدی
عیسوی میں بھی پوری طرح موجود تھا۔ بلکہ ابن خلدون کی مقدمہ کو جدید فلسفہ تاریخ کی اولین منظم کاوش مانا جاتا
ہے۔

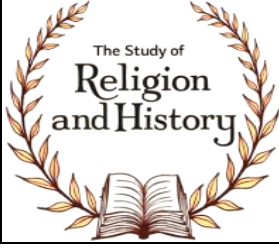
۷۔ عملی مثالیں: مخصوص سیرتی روایات کا تقابلی منہجی تجزیہ

۷۔۱ واقعہ غرائیق: ایک منہجی کیس اسٹڈی

واقعہ غرائیق (Satanic Verses Incident) ایک ایسی روایت ہے جس پر دونوں مناج کا تقابل سب سے
واضح ہوتا ہے۔ مستشرقین عموماً اس روایت کو قبول کرتے ہیں اور اسے تاریخی واقعے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

¹⁰ ابن حجر عسقلانی، ہدی الساری مقدمہ فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ص ۹

¹¹ ابن خلدون، المقدمة، تحقیق: درویش جویدی، المکتبۃ العصریہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ، ص ۱۰



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

قال ابن كثير: وهذا الحديث في صحته نظر؛ بل هو موضوع عند كثير من الحفاظ، وقد ألف فيه الشيخ أبو بكر البزار جزءاً مفرداً وبين فيه أنه لا أصل له من وجه صحيح.¹²

اردو ترجمہ: ابن کثیر نے کہا: اس حدیث کی صحت محل نظر ہے؛ بلکہ بہت سے حفاظ حدیث کے نزدیک یہ موضوع (گھڑی ہوئی) ہے، اور شیخ ابو بکر البزار نے اس میں ایک مستقل جزء لکھا اور اس میں واضح کیا کہ کسی صحیح طریق سے اس کی کوئی اصل نہیں۔

روایتی محدثانہ منہج کے تحت یہ روایت اسنادی تجربے سے ثابت شدہ موضوع یا منقطع ہے۔ جبکہ استشراتی منہج اس کے متنی معنی اور تاریخی امکان کو مرکزی معیار قرار دیتا ہے اور بعض اوقات کمزور اسناد کو قبول کر لیتا ہے۔ یہ منہجی تفاوت انتہائی واضح اور نتیجہ خیز ہے۔

۲۔ صحیفہ مدینہ کی تاریخیت

صحیفہ مدینہ (جسے 'بیثاق مدینہ' بھی کہا جاتا ہے) کی تاریخیت کے بارے میں دونوں منہج کا موقف یہاں مختلف انداز میں سامنے آتا ہے۔ واٹ اور دوسرے مستشرقین نے اس دستاویز کو بڑی حد تک مستند تسلیم کیا جبکہ انہوں نے بہت سی دیگر سیرتی روایات کو مشکوک قرار دیا۔

Watt wrote: 'The Constitution of Medina is almost certainly an authentic document, or rather a collection of authentic documents...'¹³

اردو ترجمہ: واٹ نے لکھا: بیثاق مدینہ تقریباً یقینی طور پر ایک مستند دستاویز ہے، یا بالکل درست کہا جائے تو مستند دستاویزات کا مجموعہ ہے...

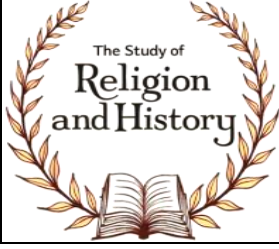
اس مقام پر قابل توجہ بات یہ ہے کہ مستشرقین کا روایات کے بارے میں معیار یکساں نہیں رہتا۔ جو روایت ان کے تاریخی فریم ورک سے مطابقت رکھے وہ قبول اور جو نہ رکھے وہ مشکوک۔ یہ داخلی تضاد ان کے منہج کی ایک اہم کمزوری ہے۔

۸۔ معاصر مسلم تحقیقی رد عمل: روایت و تجدید کا توازن

بیسویں اور اکیسویں صدی میں متعدد مسلم اسکالرز نے استشراتی چیلنج کا سامنا کرتے ہوئے روایتی منہج کا دفاع جدید اسلوب میں کیا:

¹² ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۷ھ، ج ۳، ص ۱۳۵

¹³ W. Montgomery Watt, Muhammad at Medina, Oxford University Press, 1956, p. 221



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

۱۔ ڈاکٹر حمید اللہ: (1908-2002) انہوں نے اپنی 'خطبات بہاولپور' اور 'الوثائق السياسية' میں مصادر سیرت کی تاریخی توثیق پیش کی اور مغربی علمی معیارات کو استعمال کرتے ہوئے روایتی بیانیے کو تقویت دی۔

۲۔ ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری: انہوں نے 'السيرة النبوية الصحيحة' میں استشراتی اعتراضات کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے سیرتی روایات کی اسنادی توثیق کی۔

۳۔ فضل الرحمن: (1919-1988) انہوں نے 'Islam' اور 'Islamic Methodology in History' میں روایتی اور جدید منہج کے درمیان مکالمے کی راہ ہموار کی، اگرچہ ان کی بعض آراء روایتی حلقوں میں متنازع رہیں۔ قال الدكتور أكرم ضياء العمرى: وقد آثرت أن أعتمد في إثبات صحة الأحداث والوقائع على الروايات الصحيحة والحسنة دون المجروحة والمتروكة، مسترشداً بالمنهج المحدثي في التثبت من الأسانيد وتمحيص المتن. ¹⁴

اردو ترجمہ: ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری نے کہا: میں نے واقعات و حوادث کی صحت ثابت کرنے میں صحیح اور حسن روایات پر اعتماد کرنا پسند کیا اور مجروح و متروک روایات کو چھوڑ دیا، اسناد کی پڑتال اور متون کی جانچ میں محدثانہ منہج کو رہنما بناتے ہوئے۔

العمری کا یہ اصول واضح کرتا ہے کہ معاصر مسلم محققین نے جدیدیت کے دباؤ میں آکر روایتی منہج ترک نہیں کیا بلکہ اسے مزید مدلل انداز میں پیش کیا۔

۹۔ خلاصہ اور نتائج

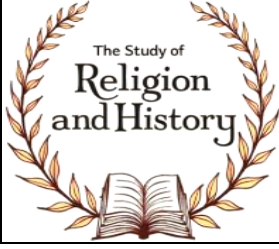
اس تقابلی مطالعے سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

اول: روایتی محدثانہ منہج اپنی داخلی ہم آہنگی میں انتہائی مستحکم ہے۔ اسناد کی توثیق، جرح و تعدیل اور متنی تجزیے کے اصول ایک مربوط نظام تشکیل دیتے ہیں جو صدیوں کے عملی اطلاق سے مزید پختہ ہوا۔

دوم: استشراتی منہج کا بنیادی مسئلہ اس کی نظریاتی بنیاد (سیکولر مادیت پرستی) ہے جو ماورائی مصادرِ علم کو پیشگی رد کرتی ہے۔ یہ پیشگی رد (A priori Rejection) خود ایک غیر علمی رویہ ہے۔

سوم: بعض تکنیکی سطح پر دونوں منہج کے درمیان علمی مکالمہ ممکن ہے، خصوصاً تاریخی سیاق، لسانی تجزیے اور مخطوطات کی تحقیق کے میدان میں۔

¹⁴ اکرم ضیاء العمری، السيرة النبوية الصحيحة، مكتبة العلوم والحكم، مدینہ منورہ، ۱۴۱۵ھ، ج ۱، ص ۵



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

چہارم: ایڈورڈ سعید کی تنقید اور اعظمی جیسے مسلم محققین کی علمی کاوشوں نے استشراتی منہج کی داخلی کمزوریاں واضح کر دی ہیں اور روایتی منہج کی علمی وقعت بحال کی ہے۔

پنجم: سیرت نبوی کا مطالعہ محض تاریخی تجسس کا موضوع نہیں بلکہ اتباع و اقتداء کا منبع ہے؛ یہ بنیادی فرق مقصد دونوں منہج کو اساساً مختلف بناتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ روایتی محدثانہ منہج نہ صرف اپنی داخلی مضبوطی میں بلکہ عملی نتائج میں بھی استشراتی منہج سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ تاہم معاصر مسلم علماء کو چاہیے کہ وہ جدید علمی ابزار کو استشراتی مفروضوں سے الگ کرتے ہوئے اپنے منہج کی تقویت کے لیے استعمال کریں۔

مصادر و مراجع

اول: مصادر عربی اسلامی

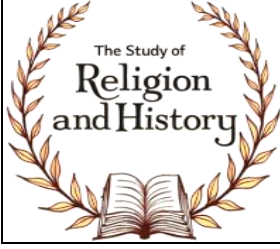
ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک۔ السیرۃ النبویۃ۔ تحقیق: عمر عبد السلام تدمری۔ بیروت: دار الکتب العربی، ۱۹۹۰ء۔

الشافعی، محمد بن ادریس۔ الرسالة۔ تحقیق: احمد محمد شاکر۔ قاہرہ: مکتبۃ الحلبي، ۱۳۵۸ھ۔
ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی۔ نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر۔ تحقیق: نور الدین عتر۔ دمشق: مطبعة الصباح، ۱۴۱۲ھ۔

ابن حجر عسقلانی۔ ہدی الساری مقدمۃ فتح الباری۔ بیروت: دار المعرفۃ، ۱۳۷۹ھ۔
ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ البدایۃ والنہایۃ۔ بیروت: دار الفکر، ۱۴۰۷ھ۔
ابن خلدون، عبد الرحمن۔ المقدمة۔ تحقیق: درویش جویدی۔ بیروت: المکتبۃ العصریۃ، ۱۴۲۱ھ۔
السباعی، مصطفیٰ۔ السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی۔ بیروت: المکتبۃ الاسلامی، ۱۹۸۲ء۔
العمری، اکرم ضیاء۔ السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ۔ مدینہ منورہ: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۵ھ۔

دوم: مصادر اردو

حمید اللہ، محمد۔ خطبات بہاولپور۔ اسلام آباد: ادارۃ تحقیقات اسلامی، ۱۹۷۸ء۔
حمید اللہ، محمد۔ الوثائق السياسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ۔ بیروت: دار الارشاد، ۱۹۶۹ء۔
مبارکپوری، صفی الرحمن۔ الریحۃ المختوم۔ ریاض: دار السلام، ۱۴۱۸ھ۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.2 No.4 2024

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

سوم: مصادر انگریزی

Azami, Muhammad Mustafa. On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence.

Cambridge: Islamic Texts Society, 1985.

Goldziher, Ignaz. Muhammedanische Studien. Vol. 2. Halle: Max Niemeyer, 1890.

Said, Edward W. Orientalism. New York: Pantheon Books, 1978.

Schacht, Joseph. The Origins of Muhammadan Jurisprudence. Oxford: Clarendon Press,
1950.

Watt, W. Montgomery. Muhammad at Mecca. Oxford: Clarendon Press, 1953.

Watt, W. Montgomery. Muhammad at Medina. Oxford: Clarendon Press, 1956.

Watt, W. Montgomery. Muhammad: Prophet and Statesman. Oxford: Oxford University
Press, 1961.

Rahman, Fazlur. Islamic Methodology in History. Karachi: Central Institute of Islamic
Research, 1965.